فیصلہ کرے میں اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کو تیار ہوں۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ ابن زیاد کے ہاتھ پر بیعت کروں، یہ تو میری موت کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔ اب ہر صاحب عقل و خرد آدمی یہ جان سکتا ہے کہ اگر یزید شرابی زانی اور فاسق و فاجر ہوتا تو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اس کی بیعت پر ہر گز تیار نہ ہوتے۔ شاہ جی نے کہا کہ آپ لوگوں سے میرا سوال ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا کوئی ایک قول یا خطبہ یزید کی مذمت میں ہو تو دکھا دیجئے اسی طرح سیدنا حسینؓ کی شہادت کے بعد خاندان اہل بیعت میں سے کسی ایک فرد کا دعویٰ کہ یزید نے ہمیں قتل کرایا ہے تاریخ میں موجود ہو تو بتا دیجئے۔ انہوں نے کہا ایسا ہر گز نہیں ہے بلکہ یہ سب کوفیوں ہی نے کیا ہے وہی نامزد مجرم ہیں جیسا کہ خاندان اہل بیت کے بعض افراد کے خطبات سے ظاہر ہوتا ہے۔ شاہ جی کا خطاب تقریباً پونے دو گھنٹے جاری رہا اور عوام الناس نے آپ کا خطاب ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔

آپ نے نہایت مدلل انداز میں حقائق حادثہ کربلا بیان کئے اور مروجہ کہانیوں اور قصوں کو مسلمانوں کے عقیدہ کے خلاف یہودیوں اور سبائیوں کی منظم سازش قرار دیا۔ مجلس کا اختتام حضرت شاہ جی کے دعائیہ کلمات پر ہوا

رپوتاژ۔

○

مہدی معاویہ ملتان

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا چلن امت کے لئے غیرت و عزیمت کا درس ہے

سبائیوں نے سانحہ کربلا کے نتیجہ میں اُمت کو تقسیم کر دیا

دارِ بنی ہاشم ملتان میں انیسویں سالانہ مجلس ذکر حسین سے ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری اور دیگر رہنماؤں کا خطاب

دار بنی ہاشم میں دس محرم کو ہر سال مجلس ذکر حسین منعقد ہوتی ہے۔ اس سال بھی پورے جوش و خروش کے ساتھ مجلس منعقد ہوئی۔ تحریکِ طلباء اسلام کے مرکزی رہنما حافظ محمد احمد معاویہ نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دئے۔ کپتان غلام محمد اور حافظ محمد اکرم نے بارگاہ حسینی میں منظوم خراج عقیدت پیش کیا مجلس کی دو نشستیں ہوئیں جن سے مبلغین احرار نے اپنے اپنے انداز میں واقعہ کربلا پر اظہار خیال کیا۔ مختصر روداد نذرِ قارئین ہے۔

سید محمد کفیل بخاری

مومنین اہل سنت! واقعہ کربلا کے پس منظر میں یہودیوں کی سازش تھی، سیدنا عثمان کی شہادت سے اس کا آغاز اور کربلا میں اسکا انجام ہوا۔ میرا سوال ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے سفر کربلا کا مقصد کیا ہے؟ ہر کوئی کہتا ہے کہ جہاد تھا۔ نانا کا دین مٹا جا رہا تھا۔ یہ اور اس طرح کی بہت سی باتیں کی جاتی ہیں۔ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا اسی تاریخ کی بات کرتا ہوں۔ جس پر آپ لوگ اعتماد کر کے ہمارے ساتھ گفتگو کرتے ہیں۔ اسی تاریخ میں ہے کہ سیدنا

حسین رضی اللہ عنہ کو کوفے سے خطوط لکھے گئے۔ خطوط میں آپ کو اقتدار سنبھالنے کی دعوت دی گئی۔ اس کی وجہ یہ بیان کی کہ آپ کے نانا کا دین مٹتا جارہا ہے۔ سنتیں پامال ہو رہی ہیں۔ اسلام مٹ گیا ہے۔ وہ دھوکے میں آگئے۔ انسان تھے دشمن کے فریب میں آگئے۔ انہوں نے سمجھا کہ شاید ایسا ہو۔ تفتیش کے لئے حضرت مسلم بن عقیل کو بھیجا کہ حالات کا جائزہ لیں۔ کوفیوں نے انہیں قتل کر دیا۔ مسلم بن عقیل کے بیٹے حضرت حسین کے ساتھ تھے۔ پہلا سفر جو ثعلبیہ کے مقام تک ہوا ہے وہ اس مقصد کیلئے ہوا کہ انہیں خطوط آئے کہ حکومت سنبھالیئے مگر انہوں نے نہ تو حکومت پر قبضہ کرنے کا اعلان کیا نہ یزید کی حکومت کے خلاف بغاوت کی خود سیدنا حسین کے بقول یہ سفر آپ نے صرف اصلاح احوال کے لئے کیا۔ ثعلبیہ میں مسلم بن عقیل کی شہادت کی خبر معلوم ہونے کے بعد سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے سفر قصاص شروع فرمایا۔

یوں آپ کے سفر کے دو حصے ہیں پہلی منزل تک اصلاح احوال کے لئے اور اس سے آگے کربلا تک قصاص مسلم بن عقیل کے لئے جب انہیں معلوم ہوا کہ انہیں دعوت دینے والے کوفی دراصل منافق ہیں اور وہ صرف ان کی جان کے درپے ہیں تو انہوں نے یزید سے ملاقات کا ارادہ ظاہر فرمایا اور اپنے موقف سے رجوع فرما کر اپنے نام نہاد حلیفوں کو ہی اپنا دشمن نامزد فرمایا انہوں نے اپنے آخری خطبہ میں فرمایا کہ قد خذلتنا شیعتنا مجھے میرے شیعوں نے رسوا کر دیا۔

سید محمد ارشد بخاری

سیدنا حسین کی شہادت ایسی شہادت ہے کہ جس پر ہمیں فخر بھی ہے اور دل میں امنگ اور ترنگ بھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان جیسی موت نصیب کریں۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق دو قسم کے گروہ ہیں ایک تو وہ جو تعریف میں اتنا غلو اختیار کرتے ہیں کہ ان کو خدا کی مسند پر جا بٹھاتے ہیں۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کا عقیدہ خارجیوں جیسا ہے۔ ہمارا مسلک نہ تو خارجیوں جیسا ہے اور نہ ہی ان لوگوں جیسا ہے جو ان کو شرف صحابیت سے بلند کر کے خدا کے برابر لا کھڑا کرتے ہیں۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا شرف منصب صحابیت ہے وہ کسی ایک کے نہیں سب کے ہیں۔

عبداللطیف خالد چیمہ

شہید حق جو ہیں ان کا ماتم کیا ہے نہ ہم کریں گے
وہ لوگ محسن ہیں ان پہ ایسا ستم ہرگز نہ ہم کریں گے

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو سمجھنے کے لئے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کو سمجھنا ضروری ہے۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سبائیوں کے جس طبقے نے مدینۂ رسول میں بے دردی سے شہید کیا یہ امت کا وہی ناسور تھا جسے اسلام کی فتح و کامیابی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برپا کردہ انقلاب کے بعد اندر سے اس بات کا قلق اور رنج تھا کہ اسلام کی حکومت کیوں قائم ہو گئی۔ یہی طبقہ بنیادی طور پر اسلام اور مشاہیر اسلام کے

خلاف سازشیں بنتا رہا۔ اسی طبقے نے سیدنا عثمان غنی کو شہید کیا، اسی طبقے نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی انہی کی سازشوں کا شکار ہوئے آج پوری دنیا میں سیدنا حسین اور اہل بیت جیسی مقدس ہستیوں کا نام لیکر اسلام کے خلاف، مشاہیر اسلام کے خلاف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ پہلی جماعت صحابہ کرام کے خلاف جو طوفان کھڑا کیا جا رہا ہے۔ جو شورش برپا کی جاری ہے یاد رکھیئے اس کا مقصد نہ تو سیرت حسین کو بیان کرنا ہے نہ قاتلین حسین کو ننگا کرنا ہے۔ انکا مقصد صرف صحابہ کرام پر طعن و تشنیع کا دروازہ کھولنا ہے۔ وہ اسلام کے گواہ، نبوت کے گواہ صحابہ کرام پر دراصل عدم اعتماد کر کے ان پر سے امت کا اعتماد اٹھوا کر قرآن و حدیث اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو بھی مجروح کرنا چاہتے ہیں۔ دشمنوں کی اس سازش کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ واقعہ کربلا جس کو چودہ سو سال سے من گھڑت کہانیوں اور افسانے کا رنگ دیکر مسلمانوں کی جماعت میں تفریق اور امت رسول میں جس فتنہ پردازی کا ڈھونگ رچایا گیا ہے۔ اس کی بیخ کنی کی ضرورت ہے۔ جب تک سبائیوں رافضوں اور بلوائیوں کے گھڑے ہوئے واقعہ کربلا کو پوری طرح سے مسترد کر کے صحیح واقعات کو امت کے سامنے، اپنے ہم عقیدہ مسلمانوں کے سامنے بیان نہیں کیا جاتا تقریر و تحریر کے ذریعے سے کفریہ عقائد کی بیخ کنی نہیں کی جاتی اس وقت تک امت میں اپنے عقیدے کا تحفظ اور اس کا شعور و ادراک پیدا نہیں ہو سکتا۔

ہماری بنیاد عقیدے کی بنیاد ہے ہماری جنگ عقیدے کی جنگ ہے عقیدہ مسلمانوں کی متاع گراں ہے۔ عقیدے کا برتن اگر پاک نہ ہو توحید میں تشکیک رہی، رسالت و ختم نبوت میں بدگمانی رہی، صحابہ کرام کی جماعت پر اعتماد نہ رہا تو یاد رکھیئے ایسا طبقہ بے شک اہل رفض سے ہو اور بے شک وہ اپنے آپ کو اہل حق کہتا ہو ہمارا ان سے نہ تعلق ہے نہ تھا نہ آئیندہ ہو گا۔

ہم کہتے ہیں کوئی مسلمان کسی علاقے اور مسلک سے تعلق رکھتا ہو لیکن خدا کی توحید کا ڈنکا علی الاعلان بجاتا ہے۔ ختم نبوت کا علم بلند کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تمام کے تمام صحابہ قابل تنقید ہیں یاد رکھیئے وہی مسلمان ہے اور وہی حسینی ہے۔

○ ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے واقعہ شہادت کو کچھ لوگوں نے الف لیلیٰ کی داستان بنا کر امت مسلمہ کے ایمان کو لوٹنے اور اس پر ڈاکہ ڈالنے کا پروگرام بنایا ہے۔ تاریخ کے حوالے سے بعض لوگ الزام عائد کرتے ہیں کہ یزید زنا کرتا تھا، شراب پیتا تھا جوا کھیلتا تھا۔ یہاں سوال یہ ہے کہ دونوں حرمین شریفین اسی حکمران کے زیر نگیں ہیں دونوں مقامات مقدسہ پر نمائندے اس کے ہیں۔ گورنر اس کے ہیں جس حاکم کے وہ نمائندے ہیں وہ حاکم دین پر عمل پیرا نہیں۔ دین مٹا جا رہا ہے۔ تو اس کے گورنر اس کے حکم کے ماتحت چل رہے ہیں یا اس کے خلاف اس وقت کا جو مسلمانوں کا حاکم ہے وہ اگر صحیح عقیدہ مسلمان نہیں رہا مجھے بتائیے مدینہ اور مکہ میں اس کے جو نمائندے

ہیں وہ وہاں کیا کر رہے ہوں گے۔ اگر سفر کربلا جہاد تھا تو پہلے مکہ اور مدینہ کو ان بدمعاشوں سے آزاد کرانا فرض تھا۔ مکہ اور مدینہ دونوں مسلمانوں کے لئے حد درجہ قابل احترام ہیں یہ دونوں مقدس سرزمینیں زانیوں شرابیوں اور بدکاروں کے زیر نگین رہیں اور تمام مسلمان اور صحابہ اکرام خاموش رہے؟ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے۔ اگر جہاد ہے تو مکہ والے ساتھ کیوں نہیں ہوئے۔ مدینے والے ساتھ کیوں نہیں ہوئے اگر صرف سیدنا حسین ہی حق پر ہیں تو باقی صحابہ کرام کے متعلق فتویٰ دو۔ ان کے ایمان کا بھی فیصلہ کرو۔

میرا تو ایمان ہے کہ جس شخص کو سیدنا حسین سے محبت نہیں وہ خدا کا ملعون بندہ ہے۔ حسین جب مقام ثعلبیہ پر پہنچے تو ان جھوٹوں کا پول کھل گیا۔ کہ مجھ کو غلط رپورٹیں پہنچائی گئیں۔ تب آپ نے واپسی کا ارادہ کیا۔ اگر اس کو جہاد بناؤ گے تو واپسی کا جواز نہیں ہے۔ پھر تو جہاد کر کے آنا ہوتا ہے۔ پھر غازی یا شہید بن کر جنت میں جانا ہوتا ہے۔ مجاہد کا موقف کبھی نہیں بدلتا تم کیسے بدلواتے ہو۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا بڑا مقام و مرتبہ ہے تاریخ میں لکھا ہے کہ کثرت سے نمازیں پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود کے پالے ہوئے تھے۔ دشمنوں نے انہیں نشانہ بنا کر دین کے خلاف سازش کی اور انہیں شہید کر دیا۔ ان کی شہادت سے پوری امت کو دکھ پہنچا، مگر دشمن نے اسے غلط رنگ دیکر امت کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔

سیّد عطاء المحسن بُخاری

چار ماہ اٹھارہ دن یزید خلیفہ رہا سیدنا حسین اس کے ماتحت رہے آپ نے یزید کے خلاف کوئی بیان نہیں دیا۔ آخر کیوں؟

اگر یہ کفر تھا تو ان چار مہینوں میں کفر نہ تھا۔ شعبان، رمضان، شوال، ذیقعد ذوالحجہ ۱۰ دن ذالحجہ کے آٹھ دن رجب کے دس اور آٹھ اٹھارہ چار ماہ اٹھارہ دن نواسہ رسول سبط رسول جگر گوشہ بتول سوار دوش رسول سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے خلاف کوئی بیان نہیں دیا۔ کیا کفر حاکم نہیں تھا۔ کفر غالب نہیں تھا۔ نمازیں تباہ نہیں ہو رہی تھیں۔ آخر وہ کون سی وجوہات تھیں کہ جن کی بنا پر سیدنا حسین کوفہ کی طرف چل پڑے۔

سب سے پہلا خط سیدنا حسین کو سلیمان ابن صرد خزاعی (بنو خزاعہ یہودیوں کا قبیلہ تھا اور یہ شخص اسی قبیلہ سے تھا۔ سرمایہ دار تھا) نے خط بھیجا کہ حسین تجھے معاویہ کے مرنے کی مبارک ہو خط لیکر آنیوالا عبداللہ ابن السبع الھمدانی، عبداللہ ابن وال یہ دونوں مسلمان ابن صرد خزاعی کا خط لیکر آئے جس کی پہلی سطر یہی تھی کہ حسین تجھے معاویہ کے مرنے کی مبارک ہو۔ اور یہ معاویہ وہ ہیں جن کے بارے میں تاریخ میں ہی لکھا ہے کہ حسن و حسین دونوں آپ کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔

فیعطیھما ویکر مھما

اور اسی تاریخ میں دوسری طرف معاویہ کے مرنے پر حسین کا ایک دوست مبارک باد کا خط لکھتا ہے یہی تاریخ کی بھول بھلیاں ہیں اور اسی خط میں پہلی دعوت ہے کہ ہمارا کوئی امام نہیں ہے آئیے میدان خالی ہے۔ ہم آپ کو امام بناتے ہیں دوسرا خط تیسرا خط بارہ ہزار خط لکھے گئے۔ ان سب میں ایک ہی بات ہے کہ ہمارا کوئی امام نہیں ہے

آپ آئیے ہم آپ کو امام بنا چکے ہیں آئیے ہم پر حکومت کیجیئے۔

ملا باقر مجلسی کی کتاب ہے جلاء العیون اس میں لکھا ہے کہ حسین نے کہا کہ جب میں نے دیکھا کہ میرا خون بہانا چاہتے ہیں تو میں مدینے سے بھاگ کھڑا ہوا اور جب وہ مکہ میں پہنچے تو بعض خیر خواہوں نے پوچھا حضرت آپ مکہ میں ؟ کہا نانا جان نے فرمایا تھا تم مکے میں چلے جاؤ۔ وہاں یہ کہا کہ میں قتل ہونے کے ڈر سے بھاگا ہوں یہاں کہا کہ نانا نے فرمایا پھر تیاری کی کوفہ جانے کی۔ پھر لوگوں نے پوچھا تو جواب دیا کہ نانا نے کہا ہے کہ کربلا تمہارا انتظار کر رہی ہے جہاں تم نے شہید ہونا ہے۔ یہ سب جلاء العیون میں لکھا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کوفہ کاہے کے لئے جاؤ گے جواب دیا بنی امیہ سے حکومت لینے کے لئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی عبداللہ ابن حنظلہ انہوں نے پوچھا این یا ابن رسول اللہ اے رسول اللہ کے بیٹے کہاں جا رہے ہو۔ کہا بنی امیہ سے حکومت لینے کے لئے اور شیعوں کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ سیدنا حسینؓ نے فرمایا!

"اے مسلمانو! میرے ساتھیو! میں نے تمہیں دعوت دی کیوں؟ اس لیے کہ

ان لی بالعراق حکومۃ۔

کہ عراق میں میری حکومت بننے والی ہے۔ لیکن "قد اتانا خبر وضیع" ہمیں ایک بہت دردناک خبر پہنچی ہے کہ ہمارا بھائی عبداللہ ابن یقتر اور مسلم بن عقیل قتل کر دیئے گئے ہیں۔ اب ہم نے جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ اب ہمیں حکومت نہیں ملے گی۔ تم جس طرف چاہو چلے جاؤ۔

فانصر فوا منّی یمیناً وشمالاً

دائیں بائیں جہاں چلے جاؤ تمہاری مرضی "قد خذلتنا شیعتنا" ہمیں ہمارے شیعوں نے ذلیل کر دیا ہے۔ یہ سنیوں کی کتاب میں بھی ہے اور شیعوں کی کتاب میں بھی۔

حضرت مسلم بن عقیل کے بھائیوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ چلیے ہم قصاص لیں گے۔ قتل کیا عبیداللہ ابن زیاد نے۔ جا رہے ہیں شام عبیداللہ ابن زیاد کوفہ میں۔ شام کسی اور طرف ثعلبیہ سے کوفہ تشریف نہیں لے گئے شام تشریف لے گئے۔ کربلا کوفہ سے اسی میل دور ہے۔ اسی میل دور جا کے انہوں نے گھیرا ڈال لیا۔ عبیداللہ ابن زیاد نے کہا کہ میرے ہاتھ پر یزید کی بیعت کرو۔ میں آگے نہیں جانے دوں گا۔ کیوں؟ اس کو مسئلہ سمجھ میں آ گیا کہ میں نے مسلم بن عقیل کو قتل کیا ہے۔ اور مسلم بن عقیل یزید کا رشتہ دار ہے، حسین کا رشتہ دار ہے اور یزید حسین کا رشتہ دار ہے شمر نے ابن زیاد سے کہا کہ اگر حسین دمشق میں پہنچ گئے تو خدا کی قسم نہ تو بچے گا نہ میں بچوں گا۔ لہذا حسین کو مجبور کرو کہ وہ یہیں پر بیعت کرے۔ ابن زیاد نے سیدنا حسین سے بیعت کے لئے کہا سیدنا حسین نے جواب دیا

واللہ لن یکون ھذا الا بعدالموت

عبیداللہ میں تیرے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا مجھے یزید کے پاس جانے دو میں اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو تیار ہوں۔

بس اسی پر معرکہ ہوا اور حسین شہید کر دئے گئے۔ ابن زیاد اور شمر دونوں اس قتل کے اصل ذمہ دار ہیں مختصراً یہ کہ سیدنا حسین سے دھوکہ ہوا اور انہیں فریب دیکر بلوایا گیا۔ جب ان پر سازش عیاں ہوئی تو انہی کوفیوں نے انہیں شہید کر دیا۔ اور خون حسین میں اپنی سازش کو چھپانے کی کوشش کی۔ غم حسین کی آڑ میں دین کو نقصان پہنچایا۔ اور ہنوز پہنچا رہے ہیں۔

ہم سیدنا حسین کے مؤقف کو درست سمجھتے ہیں۔ اور یہ ان کا اجتہادی حق تھا۔ حق و باطل کا معرکہ ہرگز نہ تھا۔ وہ شہید حق ہیں شہید غیرت ہیں۔ اور ان کا چلن امت کے لئے استقامت و عزیمت کا درس ہے۔

حضرت شاہ جی نے دعائے خیر کے ساتھ مجلس کا اختتام کیا۔ مجلس کے اختتام پر مؤمنینِ اہلِ سنت کی ضیافت کے لئے لنگرِ حسین بھی تقسیم کیا گیا۔

مولانا محمد مغیرہ:۔ جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے ہر ہر فرد کو اللہ تعالیٰ نے خود چُن کر محمد رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ تو اُن سے راضی تھے ہی مگر نبی کریم ﷺ بھی اُن سے رضا کی حالت میں اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ حضور ﷺ اپنے اصحاب میں سے کسی سے بھی ناراض نہیں تھے۔ سیدنا حسین بھی صحابیٔ رسول ﷺ ہیں۔ بے شک وہ نواسۂ رسول ﷺ ہیں مگر اُن کا اصل مقام و مرتبہ نسبتِ صحابیت ہے۔ اُن کی شہادت کے پس منظر میں خبثیانِ عجم کی سازشیں کارفرما نظر آتی ہیں۔

مولانا محمد اسحٰق سلیمی: یہود و نصاریٰ اسلام کے ابدی دشمن ہیں۔ اسلام کے انہی دشمنوں نے سیدنا حسین کی شہادت میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے منافقین کی جماعت کے افراد کو استعمال کیا اور حادثۂ کربلا کے نتیجے میں اُمت کو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ آج بھی رافضی اور سبائی سیدنا حسین کا نام لے کر منافقت کا روپ دھار کر اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

مولانا اللہ بخش احرار: (ڈیرہ اسمٰعیل خان)

سیدنا حسین کی شہادت تاریخ اسلام کا ایک دردناک باب ہے۔ اس حادثہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ منافقین کو مسلمانوں کی صفوں سے نکال باہر کیا جائے۔ کیونکہ یہی منافق رافضی اور تبرائی کربلا کی تاریخ کو بار بار دُہرا کر امتِ مسلمہ کو انتشار سے دوچار کرنا چاہتے ہیں۔

○

محمد نعیم احرار

ڈیرہ اسماعیل خان

اسلامی شعائر کا مذاق اڑانے والے قادیانی کو سخت سزا دی جائے

مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسماعیل خان کے صدر حاجی عبد العزیز، مقامی احرار رہنماؤں صلاح الدین، مولوی اللہ بخش احرار اور دیگر مقامی جماعتوں مجلس تحفظ ختم نبوت، ختم نبوت یوتھ فورس، سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے ایک مشترکہ اجلاس میں متفقہ قرارداد منظور کی جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اسلامی شعائر کا مذاق اڑانے والے قادیانی رشید